مذہب اور حکومت

(مُدیر)

مذہب کا دوسرا نام حکومتِ الٰہی کا قیام ہے اور شریعت اُن قوانین کو کہتے ہیں جو اس حکومت کے چلانے کے لوازمات سے ہوتے ہیں۔ دنیا کا ہر مذہب اپنے اندر یہی مقصد رکھتا ہے اور ہر مذہبی کتاب کی دراصل یہی غرض ہے

ہندو آج تک "رام راج" کا گن گاتے ہیں لیکن وہ اعلیٰ تخیل جو اس کے اندر کبھی پوشیدہ تھا اب بہت کچھ دلوں سے محو ہو چکا ہے اور "رام راج" کا مطلب "ہندو راج" سمجھا جانے لگا ہے۔

نصرانی تو گرجا کی نماز کے بعد دعا ہی یہ مانگتے ہیں کہ "اے آسمانی باپ جس طرح تیری حکومت آسمان پر ہے زمین پر بھی آئے" معلوم نہیں کہ اُن کا اس سے کیا مطلب ہے لیکن ظاہر الفاظ سے تو یہی سمجھ میں آتا ہے کہ نیکی کا دور دورہ ہو اور انسان ظاہر و باطن طور پر جو کچھ کرے اللہ کی مرضی کے مطابق کرے

مسلمان جن کا مقصد حیات ہی یہ تھا کہ حکومت الٰہی کے اندر سانس لیں اور ان کی زندگی اور موت سب کچھ اسی کیلئے ہو وہ بھی کچھ کم اپنی جگہ سے نہیں ہٹ گئے ہیں۔ یہ ہر اس شخص کو جو کسی طرح سے حکمران بن گیا ہو اپنے کو مسلمان کہتا ہو اس کی حکومت کو اسلامی حکومت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے اوپر کہا ہے "مذہب کا دوسرا نام حکومتِ الٰہی کا قیام ہے" اور اس سے یقیناً کسی مذہب والے کو انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن آج دنیا کے ہر مذہب والے کی سب سے بڑی غفلت

اور فروگزاشت بھی یہی ہے کہ وہ اس مقصدِ عظیم سے اتنا ہی دور ہیں جتنا کہ زمین سے آسمان۔

آج مذہب کا نام تو سبھی لیتے ہیں اور آپ نے سنا ہوگا کہ مذہب کیلئے کہتے ہیں کہ ہر روز خون پانی ایک کر رہی ہیں لیکن غور کیجئے تو معلوم ہو جائیگا کہ اس فرقہ پروری کی تہ میں یا تو اُن کے ذاتی مفاد ہیں یا یہ اس طرح خوش اعتقادی اور جہالت کا شکار ہو رہے ہیں کہ اُن کو خبر ہی نہیں ہے کہ کیا ہونا چاہیئے تھا اور کیا ہو رہا ہے۔ اس کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ ان میں سے کوئی گروہ یہ کہتے نہیں سنا جاتا کہ ہم حکومت الٰہی کے قیام کے لئے لڑ رہے ہیں اور ہمارا مقصد آسمانی قوانین کا نفاذ پذیر کرانا ہے۔ عیسائیت کے لئے لڑنا، ہندویت کے لئے لڑنا اور نام نہاد مسلمانیت کیلئے لڑنا سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن حکومت الٰہی کے لئے نہیں ہے اور اس کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔

جملہ مذاہبِ عالم کے پیشواؤں سے بجا طور پر یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ آخر وہ چیز جو آپ کے مذہب کا آخری اور واحد مقصد قرار پا سکتی ہے "آسمان والے کی زمین پر حکومت" ہے یا اور کچھ اور اگر یہی ہے تو کیا ایک ہی بادشاہ کی رعیت کا آپس میں لڑنا اور اپنے کو الگ الگ سمجھنا کوئی عقلمندی کی بات ہے۔ اور اگر غور و فکر کسی صحیح نتیجہ تک پہنچا دے تو سب سے پہلے "ہمارے مذہب اور ہمارے وطن" کے ذلیل اور گرے ہوئے الفاظ زبان پر نہ لاؤ اور دل میں بھی اس بات کا یقین کر لو کہ "خدا کا مذہب" اور "خدا کی خدائی" اور اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہ ہندو ہوں یا مسلمان، سکھ ہوں یا پارسی، یہودی ہوں یا نصرانی، بدھ مت والے ہوں یا جینی، اور اونچ ذات والے ہوں یا نیچ ذات والے سب اسی ایک حاکمِ اعلیٰ کے محکوم ہوں۔

مذہب سے حکومت کو جدا کرنا گویا گوشت سے ناخن کو جدا کرنا ہی لیکن مذہب وہی مذہب ہے جو خدا کیلئے ہو نہ کہ انسانوں کی نفس پرستی کیلئے۔ اسلئے ہر مذہب والے کا فرض ہی کہ وہ مذہب کی غرض و غایت کو معلوم کریں اور اسی حکومت کا خواستگار ہو جو نہ صرف نوعِ انسان ہی کیلئے نہیں بلکہ چرند و پرند کے لئے بھی امن و سلامتی کی حکومت ہو۔